" ماتمِ شبیرؑ "

۱۔ قائمِ آلِ محمدؑ، صاحب العصروالزمان کے حضور پُرسہ

میں تمام مومنین اور مومنات کی طرف سے اپنی اور اُن سب کی بے چینیاں، شب بیداریاں اور بہتا ہوا خون اور ٹپکتے ہوئے آنسو پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپؑ سوگوارانِ حسین علیہ السلام کی مجالس اور جلوس عزا میں برکت اور اثر انگیزی کے لئے اللہ سے ملتجی ہوں گے۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی ماتم کے لئے زنجیریں سنبھال رکھی ہیں حضرت علی اصغرؑ اور اطفالِ حسینؑ کے نام پر قربان ہو جانے کی تمنا میں ماتم کر رہے ہیں۔

ہمارے جوان و نوجوان حضرت علی اکبرؑ اور جوانانِ بنی ہاشم کے غم میں اپنا خون بہا رہے ہیں۔ ہماری بیٹیاں، بہنیں اور مائیں حضرت زینبؑ اور ناموس حسینؑ کی یاد میں کھلے بالوں سر و سینہ پیٹ رہی ہیں۔ اے مولاؑ! ہماری کمزوریوں کو طاقت سے، ہماری غربت کو امارت سے اور ہماری جہالت کو علوم خداوندی سے بدل دیجئے۔

اے نگہدارِ جہاں! ہماری قلّت کو اقصائے عالم پر محیط کر دیجئے۔ اے فرزند رسولؐ! ہمارے بیماروں کے لئے شفا طلب فرمایئے، بے اولادوں کے لئے اولاد اور گناہ گاروں کے لئے مغفرت حاصل کیجئے۔ ہماری خطاؤں، لغزشوں اور خامیوں کے بُرے نتائج سے حفاظت کا انتظام فرمایئے۔ مسلمانانِ عالم میں اتحاد اور ہم آہنگی اور اپنی اور اپنے آبا و اجدادؑ کی محبت میں فراوانی کی دُعا کیجئے۔ ہماری حقیر و قصیر عبادتوں کو قبول فرمایئے۔ دنیا و آخرت میں ہماری طرف متوجہ اور مہربان رہیئے۔ آمین بحق آبائکؑ المعصومینؑ المظلومین۔ آمین والسلام علیکَ وعلیٰ آبائکَ وامھاتکَ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔

2۔ سوگوارانِ حسینؑ اور عزادارانِ ثانیٔ زہراؑ سے گذارش

آپ تنہا ہوں یا مجمع عام میں ہوں۔ ہر لحہ یہ یقین رکھیں کہ آپ کو محمد و آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم دیکھ رہے ہیں۔ آپ کسی صورت میں اُن حضراتؑ کی نظروں سے اُوجھل نہیں ہوتے۔ (9/105) اس لئے آپ پر واجب ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کریں کہ جو اُن حضرات کی امید و توقع کے خلاف ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ اپنے والدین اور بزرگوں کے رُوبرو کوئی شرمناک اور بدتمیزی کی حرکت نہیں کرتے۔ آپ کو گناہوں اور حیا سوز کاموں پر دلیر کرنے کے لئے قرآن کے احکامات و تصورات کو شیاطین نے بدل ڈالا۔ اگر آپ کا یہ یقین و ایمان ہوتا کہ اللہ ہی نہیں بلکہ اللہ کی بنائی ہوئی یہ نورانی آنکھیں یہ عینؑ اللہ بھی ہر حال میں آپ کو دیکھتی ہیں۔ یہ اُذنؑ اللہ آپ کی باتیں سنتے ہیں تو آپ ہرگز شرم انگیز باتیں نہ کرتے۔ ہرگز ناپسندیدہ اعمال پر جرأت نہ کرتے۔ انہوں نے یہ تو بتایا اور آپ کو معلوم اور یاد بھی ہے۔ کہ شیطان اور اس کا سارا قبیلہ آپ کو ہر جگہ اور ہر حال میں

دیکھتا ہے۔(اعراف 7/27) اور ہر جگہ بہکانے کے لئے موجود ہوتا ہے۔یعنی اپنے راہنما کی قوت اور قدرت تو آپ کو بتا کر دل نشین کرادی۔مگر آپ کے راہنماؤں کو مجبور اور لاچار کر کے پیش کیا۔حالانکہ کلام اللہ میں اور کلامِ معصومینؑ میں آپ کی کوئی بات آپ کا کوئی عمل ہادیانِ دین و رحمۃٌ للعالمین سے پوشیدہ نہیں رہتا۔

دوسری گذارش

ہم اکثر اور بیشتر اپنی تصانیف میں جہاں آنحضرت اور آئمہ اہلبیت صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کی قرآنی پوزیشن بیان کیا کرتے ہیں۔وہاں مذہب حقہ اثناعشریہ کے علماء کی پوزیشن بھی واضح کیا کرتے ہیں۔چونکہ یہ ایام عزاء ہیں اس لئے یہاں پھر یاد دلاتے ہیں کہ وہ لوگ جو مرثیہ خوانی کے دوران یا ماتم اور نوحہ خوانی کے وقت مجلس میں نہیں ٹھہرتے وہ ہرگز مذہب شیعہ کے علماء نہیں ہوسکتے۔جو حضرات مجلس پڑھنے کے لئے سیدھے مجلس میں نہ آئیں۔بلکہ صاحبِ عزا کی نشست گاہ میں نزول اجلال فرمائیں۔چائے پان و سگریٹ اور حقہ سے دل بہلائیں اور جب مرثیہ اور سوزخوانی ختم ہوجائے تو زینت منبر بن کر دُم بُریدہ اور ناقص فضائل و مصائب سنائیں اور ایک آنسو بھی نہ بہائیں۔نوحہ و ماتم شروع ہونے سے پہلے ہی مجلس سے بھاگ جائیں۔وہ یقیناً کرائے کے ٹٹو تو ہوسکتے ہیں۔لیکن وہ ہرگز محبان محمدؐ و آل محمدؐ کے علماء نہیں ہوتے۔ہمارے علماء برابر کھڑے ہوکر ماتم کرنے والے ہوتے ہیں۔لہٰذا کبھی کبھی، جب موقعہ ملے تو مجتہد نام کے علماء کو زنجیر دے کر دو چار ہاتھ ماتم کرنے کی درخواست بھی کرلیا کرو۔اور ہرگز اُن علماء کو منبر پر نہ جانے دیا کرو جو زنجیر کے ماتم کو ناجائز یا حرام کہتے ہوں۔ایسے لوگوں کو دشمنانِ اہلبیت میں شمار کرنا چاہئے۔لہٰذا یہاں ہم ایک شیعہ عالم رضی اللہ عنہ کا فتویٰ پیش کرتے ہیں۔جو سنداً تو درجہ اجتہاد پر فائز تھے۔اور عرفِ عام میں مجتہد بھی کہلاتے ہیں۔لیکن قلباً اور عملاً محبِ اہلبیتؑ اور علمائے شیعہ تھے۔

یہ فتویٰ اپنے زمانہ کے سب سے بزرگ شیعہ عالمؒ نے ۱۳۴۵ھ میں آج سے قریباً پچاس (۵۰) سال پہلے دیا تھا۔اور جناب شیخ مفید (رہ) کی کتاب ''الجواہر الاعتقادیہ'' کے آخر میں بھی جناب الحاج السید عبدالحیٔ الطباطبائی نے نجف سے شائع کیا تھا۔لہٰذا ہم یہاں پر موصوف کی فارسی عبارت کے ساتھ ساتھ اردو میں ان کا مفہوم پیش کرتے ہیں۔

قصہ یہ تھا کہ چند حقیقی قسم کے مجتہدین نے بصرہ و عراق کے دوسرے شہروں میں عزاداری کو ختم کرنے کی مہم چلا رکھی تھی۔اور نت نئے فتاویٰ و اشتہار شائع کر کے شیعہ و سُنی مومنین کو ماتم وغیرہ سے روکتے اور بدعت نوازی کرتے رہتے تھے۔آخر مومنین نے تنگ آکر جناب حجۃ الاسلام و مرجع عوام حضرت محمد حسین الغروی النائینی رضی اللہ عنہ کے حضور میں خطوط بھیجے اور فیصلہ طلب کیا۔سرکار شریعتمدار کا جواب اور فیصلہ سنئے اور آئندہ دشمنانِ دین اور داخلی منافقین کا منہ بند کردیجئے۔ارشاد ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسوئے بصره و شهر ستانهائے اطراف

سپس از سلام بر بزرگوارانِ که اقامت در بصره و نواحی آن دارد ـ مخابرت تلگرامی و دستخطهائی که راجع بسئوال از مواکب عزاء حسینی است از کرادۂ شرقی زیارت شد ـ وماهم بحمداللّٰه کسب بهبودی کرده نجف اشرف معاودت نمودیم ـ حال پاسخ پر سشهائی مزبور خواهیم داد درضمن چند مطلب ـ

بصرہ اور اردگرد کے شہروں کے باشندوں کے نام ـ

جو بزرگوار بصرہ اور گردونواح کے شہروں میں آباد یا قیام پذیر ہیں ـ اُن پر سلام کے بعد واضح ہو کہ ٹیلیگراموں اور محکمہ ڈاک سے، نیز دستی خطوط میں جو سوالات عزاداری حسین علیہ السلام پر بھیجے گئے تھے ـ میں نے اُن خطوط کی زیارت کی ـ خدا کا شکر ہے کہ میں بھی نجف اشرف کی زیارت سے مستفید ہو کر لوٹا ہوں ـ اور اب مذکورہ سوالات کا جواب چند الگ الگ صورتوں میں دیتا ہوں ـ

مطلب اول

بیرون آمد ـ "مواکب" ـ (یعنی دسته سینه زنی) در ده (۱۰) محرم الحرام ومانند آن از وفیات درطرق وشوارع وکوچه هاشبهه و اشکال درجائز بودن آن و رجحان آن نیست و اینکه بهترین مظاهر اقامه تعزیه حسینؑ مظلوم (ع) و نیکو ترین وسیله است برائی تبلیغ دعوت حسینی بنواحی دُور و نزدیک ولی لازم و متحتم است که چنین شعارِ بزرگ که نحوی از عبادت محسوب است منزّه شود از اموریکه لائقِ بساحتِ آن نیست ـ مانند غنا و استعمالِ آلات لهو موسیقی و امثال آن و همچنین مزاحمت همدیگر در تقدم و تاخر بین اهل دو محلّه و نظیر آن از سائر اُمُور نالائق برخی از محرمات مزبوره یا غیر آن در اثناءِ سوگواری و تعزیه اتفاق افتد فقط همان حرام است و حُرمتش سرایت بعزاءِ حسینیؑ نمیکند مثل چنانچه کسیکه درحال نماز بزن بیگانه نظر عمدی کند حرام مرتکب شود ولی نمازش صحیح است ـ

<u>پہلا مطلب</u>

دس محرم کو یا معصومین علیہم السلام کی وفات کے مواقع پر کوچہ و بازاروں میں و چوراہوں اور سڑکوں پر سینہ زنی کے جلوس نکالنے کے جواز میں کوئی شبہ یا گنجلک نہیں ہے ـ لہٰذا سینہ زنی کے جُلوس اور متعلقہ رجحان امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے قیام اور دعوتِ پیغامِ حسینیؑ کی دُور و نزدیک تبلیغ کے بہترین وسائل میں سے ہے ـ

مگر یہ ایک طے شدہ اور لازم امر ہے ـ کہ سینہ زنی کے جلوسوں میں رَگٹ گوڑی دار راگ ورنگ اور مقاصدِ عزاء کو فوت کر دینے والے میوزک کے آلات کا ہونا زیبا نہیں ہے ـ اس لئے کہ سینہ زنی بزرگ ترین عبادت کے طریقوں میں سے ایک بزرگ شعار ہے ـ لہٰذا اُسے نہایت احترام کے ساتھ بجا لانا لازم ہے ـ اسی طرح سینہ زنی

کے جلوسوں کی ابتدا یا بعد میں مختلف قسم کی مزاحمت جیسے دو محلّہ کے لوگوں سے یا کسی اور گروہ سے ناپسندیدہ سلوک کا ظہور میں آنا بھی احترام کے خلاف ہوتا ہے۔اگر عزاداری اور سوگواری کے دوران مندرجہ بالا یا دوسری قسم کی بعض حرام چیزوں سے سابقہ پڑے تو صرف وہ چیزیں ہی حرام ہیں۔لیکن اُن کے حرام ہونے سے عزاداری حسین علیہ السلام کے عبادت ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص نماز کے دوران کسی غیر عورت پر عمداً نگاہ ڈال لے۔تو یہ نظر ڈالنا تو فعلِ حرام ہے۔مگر اُس کی نماز صحیح ہے۔

نوٹ:۔ درحقیقت علامہ رضی اللہ عنہ نے اِس بیان میں ایک اہم حقیقت کو واضح کیا ہے۔یعنی اگر آپ کسی ایسے جلوس عزاداری یا ماتم حسین علیہ السلام میں شریک ہوں جس میں مذکورہ بالا قسم کی چند نا زیبا یا حرام چیزیں بھی پائی جائیں تو آپ اپنی تعزیتی اور تبلیغی عبادت میں کوئی نقص محسوس نہ کریں۔اس لئے کہ آپ کی نیت تو عبادت کی ہے۔حرام چیزوں کا وجود اور آپ کا اُن کو دیکھنا یا سننا بھی حرام نہیں ہے۔آپ سینہ زنی، مرثیہ،تقریر اور زیارتِ علَم وتعزیہ و ذوالجناح جاری رکھیں۔

اس طرح یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ہمیں اہلِ سنت کے جلوس عزاء میں بھی شریک ہونا چاہئے۔اور ان کے کُلکہ فری اور دوسری چیزوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس عبادت وتبلیغ میں مددگار رہنا اور اصلاح کا موقعہ نکالنا چاہئے۔اور رفتہ رفتہ اصلاحات کرنا اور عزاداری کو زیادہ سے زیادہ اثر انگیز و نتیجہ خیز بناتے چلے جانا چاہئے۔تاکہ کثرت الناس تک حسینیؑ پیغام اور حقیقی اسلام پہنچایا جا سکے۔یہاں یہ بات بھی اصولی طور پر ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔کہ انبیاءؑ اور آئمہ علیھم السلام اور علماء رضی اللہ عنھم کسی مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے ہمیشہ دو قسم کے لوگوں کا خیال رکھتے تھے۔

اول وہ لوگ جو اعتراض کرنے اور مومنین میں تفرقہ ڈالنے کی فکر میں رہا کرتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ جو جذباتی اور جوشیلے ہونے کی وجہ سے اعمال واقوال میں اپنی رائے اور ماحول سے متاثر ہو کر تجاوز کر جایا کرتے ہیں۔اور مصالح کو نظر انداز کر دیا کرتے ہیں۔

اب علامہ حضور کا دوسرا بیان **ملاحظہ** فرمائیں:۔(ارشاد ہے کہ)

مطلب دوم

سینه زدن و لطمه زدن بر روی بحدیکه بمرتبه سُرخی عضو یا سیاهی رسد اشکالی ندارد۔بلکه زنجیر زدن برشانه و پشت که بمرتبه ءمزبوره رسد جائز است۔ بلکه اعمالِ مذکور سینه زدن و لطمه بررُوی زدن موجب شود

<u>دوسرا مطلب</u>

سینہ اور چہرہ پر ضربیں لگانا اور طمانچے مارنا یہاں تک کہ چہرہ اور سینہ سُرخ یا سیاہ ہو جائے کوئی گنجلک یا غلط عمل نہیں ہے۔یہی نہیں بلکہ کاندھوں اور کمر پر زنجیر سے اس قدر ضربیں لگا کر ماتم کرنا کہ مندرجہ **بالا صورت** پیدا ہو جائے یعنی کمر اور پُشت بھی چوٹوں

کہ خون کمی از جارحہ متصدمہ بیرون آید عیبی و اشکالی ندارد۔ اماقمہ یا شمشیرزدن کما هو المرسوم پس آن هم جائز است۔ مشروط آنکہ ایمن از ضرر آن باشد و فقط خون جاری شود بدون آنکہ باستخوان صدمہ رسد و بحسب عادت خون فوق العادہ کہ موجب ضرر است خارج نہ گردد و همچنین جهات جهاتِ دیگر از ضرر چنانچہ آنا ن کہ امتحان درین امور کردہ اندو اهل آن میباشند سررشتہ از تبعات و چگونگی آن دارند بر ایشان ظاهر است۔

و اگر فرض نمائیم قمہ زنندہ درحالِ زدن مامو ن و مطمئن بو د کہ ضرر نخواهد رسید بحسب تجربہ عادیہ ولیکن ازباب صدفہ و اتفاق متعقب بضرر شد موجب حرمت قمہ زدن نخواهد بود۔ مانند کسی کہ وضو بگیرد یا غسل کند یا روزہ بگیر د بعد از انجام عمل و اتمام آن ظاهر شود کہ عمل موجب ضرر بُودہ صحیح است ۔ لازم باعادہ نیست لیکن اولی و اَحوَط آنکہ کسانی کہ سررشتہء قمہ زدن ندارند و عارف بطریق نیستند اقدام ننمایند و بالاخص طائفہ از جوانانِ نا آزمودہ کہ مبالات و احتیاط نمی کنند درچیز های کہ برنفس خودشان وارد می کنند بواسطۂ عظمت و بزرگئ مصیبت وپری قلوبشان از محبت مظلوم حسینؑ۔ خداوند متعال آنان رابراعتقاد حق پائیدار بدارد دردنیا و آخرت۔

سے سرخ یا سیاہ ہو جائے تو جائز ہے۔اس کے بعد اِس میں بھی کوئی عیب اور گڑبڑ نہیں ہے کہ سینہ اور چہرہ یا کمر اورکاندھوں پر اس قدر ماتم کیاجائے کہ زنجیر وغیرہ مارنے سے مذکورہ مقامات سے تھوڑا بہت خون جاری ہوجائے ۔ رہ گیا خنجر چُھری اورتلوار کا وہ ماتم جو برابر جاری رہتا چلا آیا ہے ۔ وہ بھی جائز ہے۔بشرطیکہ صرف خون جاری رہے اور ہڈی مجروح نہ ہو۔اور جان کا نقصان نہ ہو جائے۔ اورخون بھی جوفطرت اورقوت سے زیادہ نکل جائے اورنقصان جان کا باعث نہ ہو جائے۔اوراسی طرح کی دوسری خطرناک صورتو ں کوبھی ملحوظ رکھاجائے ۔چنانچہ جولوگ ماتم کے ماہر اورلوازماتِ قمہ وشمشیر کے ماتم پر مطلع ہیں اوراس سلسلہ میں آزمائش اورامتحان کرتے رہے ہیں ۔اُن پر یہ بات ظاہر ہے کہ زنجیر اورقمہ وتلوار کاماتم کس حد پر مقصد کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگرہم اُس صورت حال کو سامنے لائیں جب خنجر و تلوار سے ماتم کرنے والا شخص خود مطمئن ہے اورجوش ایمانی سے اپنے آپ کو خطرہ سے محفوظ سمجھ کر دھڑ ادھڑ خنجر اورتلوار سے ماتم کررہا ہے۔لیکن اچانک ذراسے انحراف اوراتفاق سے خطرہ سے دوچار ہوجاتا ہے۔(یعنی موت واقع ہوجاتی ہے یا شدید زخم آجاتے ہیں)تو اس صورت میں بھی خنجر وتلوار کا ماتم حرام نہیں ہوجاتا۔جیسا کہ کوئی مومن وضوکرے یاغسل کرے یاروزہ رکھے اوربعد میں اِن اعمال کے نتیجہ میں خطرہ یا نقصان پیش آجائے تو وضووغسل وروزہ حرام نہیں ہوجاتا۔بلکہ صحیح رہتا ہے۔اوربہتر اورمحتاط طریقہ یہ ضرور ہے کہ جولوگ خنجر اورتلوار کے ماتم کے طریقہ اوررموز کے ماہر وعارف نہ ہوں وہ بلامعرفت حاصل کئے ناتجربہ کارانہ اقدام نہ کیاکریں ۔میرے سامنے نوجوانوں کاوہ طبقہ خاص طورپر ہے۔جوامام حسین

علیہ السلام سے اور اُنؑ کے خانوادہ سے قلبی محبت اور عظمت رکھتا ہے اور جن کے دل مصائبِ حسینؑ سُن کر بے قابو ہو جاتے ہیں اور اس وارفتگی اور جوشِ قربانی کے عالم میں وہ احتیاط اور خوف جان سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں اور اپنی اپنی زندگیاں خطرات میں جھونک دیتے ہیں۔ میں خداوند عالم سے اُن جوانانِ قوم کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ اُن سب کو دین و دنیا میں اس فدا کارانہ اعتقاد میں مضبوطی اور پائیداری عطا کرے۔ (آمین)

یہاں بھی قارئین کرام ہماری چند باتیں سُن لیں۔ پہلی بات جو اس بیان میں اُبھر کر سامنے آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت علامہ رضوان اللہ علیہ تمام مراسمِ عزاداری کو جائز ومفید وضروری سمجھتے ہیں۔ اور کوئی ایسی بات منہ سے نکالنا نہیں چاہتے جس سے عزائے حسین علیہ السلام میں کسی کمی یا کوتاہی کرنے کی گنجائش نکالی جا سکے۔ دوسری بات جو ازاول تا آخر نمایاں رہی ہے وہ یہ ہے کہ آپ قوم کو اُسی طرح مخاطب کر رہے ہیں۔ جس طرح ایک باپ اپنے نادان اور جوشیلے بچوں کو ماتم کے سلسلے میں نصیحت کرتا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ بچے بڑے ہوتے ہوتے ماتم اور عزاداری کی رسوم کو حقیر اور پس ماندہ اقوام (Back-Ward) کی طرح رسومات سمجھ کر چھوڑ بیٹھیں اور خود کو روشن خیال سمجھنے لگیں۔ ساتھ ہی وہ باپ یہ بھی نہیں چاہتا کہ بچہ اپنی نادانی اور ناتجربہ کاری اور جوش میں غلطی سے اپنی شہہ رگ میں چھری مار لے۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ غمِ حسینؑ میں ایسے فداکار جوان تیار رہیں جو اپنا گوشت اور خون مسکرا مسکرا کر پیش کر سکیں اور وقت آنے پر دشمنانِ محمدؐ وآلِ محمدؐ پر جان توڑ حملہ کر کے اپنی جان حسینیؑ مشن پر قربان کر سکیں۔ اور ساتھ ہی وہ باپ اپنے بچوں کو اُس آخری مقصد سے پہلے ہی ہلاک ہو جانے پر رضامند نہیں ہوتا۔ تیسری بات اسی دوسری بات میں مددگار ہے۔ چنانچہ علامہ حضورؒ نے جہاں جہاں لفظ ضرر استعمال کیا ہے۔ وہاں ہر جگہ وہ یہی چاہتے ہیں کہ ایسا نقصان نہ ہونے پائے کہ جو اس فداکار گروہ کو اور اُس مقصد قربانی کو کمزور کردے۔ وہ قبل ازوقت اور بلاضرورت جان دے دینا پسند نہیں کرتے۔ یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہم نے ہر اُس مجتہد کی بھی مدح وثنا کی ہے جس نے قیاس ورائے کے فیصلوں کے باوجود مراسمِ عزاداری کو قائم کرنے اور ترقی دینے میں مدد کی ہے۔ اور ہم نے کبھی کسی ایسے اخباری یا محدث عالم کو بلامذمت نہیں چھوڑا جس نے مراسمِ عزاداری کو مجروح کیا ہو۔ ہم ان تمام علماء کے دشمن ہیں جو لیبل تو شیعہ مذہب کا لگائیں اور شیعوں کو اپنی روزی کمانے کا ذریعہ بنائیں اور عزاداریِ امام حسین علیہ السلام کو کمزور کرنے کی کوشش کریں۔ ہم ذاکرین کو مجالس کے سلسلے میں روپیہ اور مدد دینا جائز قرار دے سکتے ہیں۔ لیکن علماء کو روپیہ دینا حرام سمجھتے ہیں۔

(تفصیلات کے لئے دیکھو اسلام اور علمائے اسلام وغیرہ)

اب سرکار علامہ کا آخری بیان سنئے فرماتے ہیں کہ:۔

مطلب سیم

عَلَی الظّاهر اشکال نداشته باشد در حلّیت و جواز تشبیه و تمثیل (شبیه در آوردن)چنانچه عادت شیعه درچندین قرن بر آن جاریست که وسیلهٔ گریستن و گریه آوردنِ مومنین است ۔اگرچه تعزیهٔ مزبوره موجب شود که مرد لباس زن بپوشد علی الاقوی (جائزاست)اگرچه این جانب پیش از این فتویٰءِ جواز را مشروط نموده بُودم که مردان بلباسِ زنان درنیایند لیکن سپس از مراجعة بمدارک و نظر جدید بوضوح رسید آنکه تشبّه مردان بزنان حرام است درصورتیکه رأساًو بالمرّه اززی و پوشاک مردان خارج شوند ولباسِ زن را اخذکرده باشند امادرصورتیکه رختهائی زنانه درمدتِ قلیلی بپوشند بدون آنکه آنرالباس عادی و معمولی خود قرار بدهند چنانچه حال برایں منوال است درتعزیهٔ هائی مرسومی پس آن جائز است و حرام نیست ۔ ودرحاشیهٔ کتاب عروة الوثقی این استدراک را مرقوم نمودیم ولی باید تعزیه هامنزه شوند از محرمات شرعیه وقبلاً اظهارداشیتم برفرض ارتکاب محرم درضمن مواکب حرمتِ آن سرایت باقامه عزای سید الشهداء ارواح العالمین له الفدا نمیکند۔

تیسرا مطلب

کربلا کے حادثات اور مصائب کو زیادہ اثر انگیز بنانے کے لئے وہاں کے مختلف واقعات اور نظاروں کی شبیہیں اور تصاویر اور بہروپ دھارنا کوئی کھلا ہوا ممانعت کا حکم نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس زمانہ میں ملتِ شیعہ کی عادت اور معمول میں یہ سب چیزیں داخل ہیں ۔اور غم وغصہ اور رونے رُلانے کا وسیلہ ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں مندرجہ بالا عزاداری اور سوگواری کے لئے اگر یہ ضروری ہو جائے کہ مرد عورتوں کا لباس پہن کر کوئی صورت حال پیش کرنا چاہیں تو یہ عمل درآمد بھی شرعی قوت کے ساتھ جائز ہے۔ حالانکہ میں نے اس سے پہلے اس فتویٰ کو مشروط طور پر دیا تھا۔ یعنی مردوں کو عورتوں کے لباس میں ایکٹنگ کرنے سے منع کر دیا تھا۔ لیکن اُس کے بعد شرعی احکام کی بُنیادوں پر جدّتِ نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مردوں کا عورتوں کی شباہت اختیار کرنا اور زنانہ لباس پہننا صرف اُس صورت میں حرام ہے۔ جب کہ غیر شرعی ضرورت کے لئے مستقلاً زنانہ روپ دھارلیں ۔ اور مردانہ لباس کو قطعاً ترک کر دیں۔ چنانچہ اس صورت میں کہ وہ عارضی طور پر زنانہ لباس پہنیں اور اُس کو اپنی عادت اور معمول نہ بنائیں تو مذکورہ بالا مراسم عزاداری میں جائز ہے اور حرام نہیں ہے۔ اور یہ مسئلہ میں نے کتاب عروۃ الوثقیٰ کے حاشیہ پر اخذ کر کے لکھ دیا ہے ۔مگر یہ واضح رہے کہ جس طرح مندرجہ بالا بیانات میں لکھا گیا ہے۔ کہ عزاداری کے مراسم کو محرمات مذکورہ سے منزہ رکھے جانا ضروری ہے ۔بالفرض اگر مراسم عزاداری

میں کوئی حرام صورت وجود میں آجائے تو اس کی حرمت عزائے امام حسینؑ پر اثر انداز نہیں ہوتی ۔ ہمارا اسلام اور ہم سب کی اور تمام عالَم کی رُوحیں اُن حضرتؑ پر قربان جائیں ۔

بعض قارئین یہ نہ جانتے ہوں گے کہ ملک ایران و عراق میں واقعہ کربلا کو بڑے دردانگیز اور دل نشین انداز میں پیش کیا جاتا تھا۔ اور کوشش کی جاتی تھی کہ ہر وہ نظارہ آنکھوں کے سامنے رکھ دیا جائے، جو شرفاء کے قلوب کو تڑپا کر رکھ دے اور ظالم سے نفرت اور انتقام کی لگن پیدا کردے اور مظلوم کی طرفداری کا عہد کرالے۔ چنانچہ <u>ناموسِ حسینیؑ</u> کا <u>رسن بستہ قافلہ</u> وغیرہ بھی دکھایا جاتا تھا۔ اُس میں ضروری تھا کہ مرد عورتوں کے لباس پہنیں تاکہ وہ بے کسی نظروں کے سامنے پھر جائے جو جناب سکینہؑ اور دوسری مخدراتِ عصمتؑ پر گذری تھی۔ سرکار علامہ کا یہ بیان ان ہی مراسم کا جواز پیش کرتا ہے۔ اور تمام موجود و آئندہ آنے والی اثر انگیز صورتوں کو جائز کرتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ بعد کے دشمنانِ دین نے ہندوستان اور دوسرے ممالک میں بھی عزاداری کو ختم کرنے کا پورا پورا اہتمام کیا۔ بدعت و شرک کے نعرے مار مار کر آج عزاداریِ امامؑ مظلوم نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ تمام ممالک میں عزاداری نے اسلام کی تبلیغ سے کروڑوں مومن بنائے تھے۔ ہندو راجے مہاراجے ٹاٹ کے اور کالے رنگ کے کپڑے پہنتے اور لاکھوں روپے عزاداری پر صرف کرتے تھے۔ لیکن دشمنانِ اسلام نے اسلام کے سب سے بڑے تبلیغی مشن کو تباہ کردیا (دیکھو کتاب مذہب شیعہ اور مرکز انسانیت)

اب آپ جناب علامہ کا آخری فتویٰ ملاحظہ فرمائیں ۔ ارشاد ہے کہ:۔

مطلب چہارم

دھل وطبل کہ مرسوم درمواکب است تا اکنون پی مقصود از استعمال آن نبرده ایم اگر مرادو هدفِ آن اقامه عزاء است و اعلان باجتماع مقیمین عزاء است و تنبیه برسواری است که محتاج الیه بعض مواکب است و همچنین دربرخی از هیجانهای دسته جات عربی معمولی است که تعبیر بهوسه می نمایند و نظیر آن پس ظاهر جوازاست کما اینکه معروف است درنزد مادر نجف اشرف واللّٰه العالم . ۵ ربیع الاول <u>۱۳۴۵</u>ہ حرره الاحقر ۔ محمدؐ حسین الغروی النائینی"

<u>آخری فتویٰ</u>

ڈھول اور نقاروں کا بجایا جانا جو سینہ زنی اور مراسمِ عزاداری میں جاری ہے ۔ اب تک اُن کے استعمال کے مقاصد پر میں نے معلومات حاصل نہیں کی ہیں ۔ اگر ان کے بجانے سے عزائے حسینیؑ کا قیام اور اعلان ہے۔ تاکہ لوگوں کو علم و اطلاع فراہم ہوتی رہے ۔ یا جلوس اُٹھنے پر متعلق تنبیہ ہے۔ جیسا کہ بعض ماتمی دستوں کو اس کی ضرورت پڑتی ہے ۔ یا اُس سے ماتم کرنے والے دستوں میں ہیجان پیدا کرنا مطلوب ہے ۔ جیسا عربی دستوں کے لئے معمول ہے ۔ اور اسی قسم کے اور مقاصد ہوں تو اُن کا جائز ہونا ظاہر ہے ۔ جیسا کہ ہمارے یہاں نجف اشرف میں مشہور و معروف ہے ۔ اور اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے" ۔ ۵ ربیع الاول <u>۱۳۴۵</u>ھ لکھا ہوا ہے ۔ احقر محمد حسین الغروی النائینیؒ کا" ۔

کتاب الجواہر الاعتقادیہ کے ساتھ شائع شدہ کتاب **الحسینؑ و الاسلام (مصنفه حجة الاسلام السید عبد الحی الطباطبائی النجفی الیزدی طبع المطبعة العلمیه فی النجف)** صفحہ 13 تا 17۔

یہاں تک علامہؒ سرکار کا مکمل و مفصل فتویٰ اور فیصلہ دیکھ لینے والے قارئین سے یہ التماس ہے کہ وہ یہاں رُک کر سورہ **فاتحه** کا ثواب حضرت حجۃ علیہ السلام کے توسط سے جناب محمد حسین اعلی اللہ مقامہ کو پہنچائیں۔ اور اُن کے وسیلے سے اپنے لئے بھی دعا فرمائیں۔

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ سرکار علامہ رضی اللہ عنہ کس بلند پایہ کے عالم تھے۔ چنانچہ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے ہم مذکورہ بالا فتویٰ کی مزید تصدیق بھی دکھانا چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ کی کتاب الجواہر الاعتقادیہ کے مترجم جناب السید عبد الحئی الطباطبائی کی محنت اور عقیدت کی داد دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے کتاب مذکور کے ساتھ عزائے حسینؑ کے جواب پر فتاویٰ شائع فرمائے ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا فتویٰ کے بعد انہوں نے اُس فتویٰ کی تصدیق میں گیارہ علماء کے فتاویٰ شائع کئے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

مفتی کا نام	علامہ محمد حسین کے فتویٰ کی تصدیق پر فتویٰ
(1) حجة الاسلام حاج سید ابو القاسم الخوئی۔ "آنچه استاد مکرم نائینی قدس سرّه درجواب مسائل اهل بصره مرقوم فرموده اند صحیح است و باس نیست بعمل برطبق آن وازخداوند تعالی مسئلت مینائیم آنکه کلیّه برادران دینی راتوفیق تعظیم شعائر دین مبین بدهد واز محرمات شرعیه دور کند۔ الاحقر ابو القاسم الموسوی الخوئی"	جو کچھ استاد مکرم نائینی نے اہل بصرہ کے سوالات کے جواب میں لکھا ہے وہ صحیح ہے اور اُس پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ برادرانِ ایمانی کو شعائر دین کی تعظیم کرنے اور حرام چیزوں سے دُور رہنے کی توفیق عطا کرے۔ بقلم احقر ابو القاسم خوئی۔ (کتاب الجواہر الاعتقادیہ اور الحسین والاسلام صفحہ ۱۷)
(2) حجة الاسلام السید عبدالهادی شیرازی "آنچه نائینی درین ورقه ذکر نموده اند صحیح است انشاء اللّٰه"	(2) حجۃ الاسلام السید عبد الہادی جو کچھ نائینی نے ان اوراق میں لکھا ہے وہ صحیح ہے۔
(3) حجة الاسلام الشیخ محمد رضا آل یٰسین "سُخن استواری است مرقومه قدس سره در پیرامون مسئله که درفتویٰ بسط قول رامرعی داشته و مبالغه درتحقیق نموده"	(3) حجۃ الاسلام الشیخ محمد رضا آل یٰسین مسئلہ کی ذیل میں جو تفصیلات لکھی گئیں اور تحقیق جو مبالغہ کی حد تک کی گئی یہ سب بہت پختہ کلام ہے جو مسئلہ کی رعایت سے لکھا گیا ہے۔

فارسی	اردو ترجمہ
(4)حجة الاسلام آقای شیخ محمد حسن مظفر	(4)حجۃ الاسلام آقائے شیخ محمد حسن مظفر
"فرمودہ آیۃ اللّٰہ نائینی صحیح است و ھیچ اشکالی در اُو نیست واللّٰہ الموفق"	جناب آیۃ اللہ نائینی کا فرمان صحیح ہے اور اُس میں کوئی گنجلک نہیں ہے۔
(5)حجة اللّٰہ سید حسین حمامی موسوی	(5)حجۃ اللہ سید حسین حمامی موسوی
"فتوی شیخ قدس سرہ صحیح است شرعاً انشاء اللّٰہ تعالی"	شیخ صاحب کا فتویٰ شرعاً صحیح ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔
(6)حجة الاسلام محمد حسین الکاشف الغطا	(6)حجۃ الاسلام محمد حسین الکاشف الغطا
"آنچہ افادہ فرمودہ اعلی اللّٰہ مقامہ....... صحیح است انشاء اللّٰہ"	فتویٰ کے متعلق جو فائدہ پہنچایا ہے وہ صحیح ہے انشاء اللہ۔
(7)حجة الاسلام شیخ محمد کاظم شیرازی	(7)حجۃ الاسلام شیخ محمد کاظم شیرازی
"فتوی مرحوم اعلی اللّٰہ مقامہ صحیح است"	مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ کا فتویٰ صحیح ہے۔
(8)حجة الاسلام آقا سید جمال گلپائیگانی	(8)حجۃ الاسلام آقا سید جمال گلپائیگانی
"آنچہ تحریر فرمودہ استاد اعلی اللّٰہ مقامہ دریں ورقہ صحیح و مطابق بافتوی ایں جانب است"	استاد اعلیٰ اللہ مقامہ نے جو اِن اوراق میں لکھا ہے وہ صحیح ہے اور میرے فتویٰ کے مطابق ہے۔
(9)حجة الاسلام السید علی مدد القائینی	(9)حجۃ الاسلام السید علی مدد القائینی
"مرقومہ استاد اعظم تاب ثراہ حق است کہ شک نمی ورزد در آن مگر مرتاب و شکاک" کتاب مذکور صفحہ ۱۷ تا ۲۳	استاد اعظم کا تحریر کردہ فتویٰ ایسا حق ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کر سکتا سوائے شش و پنچ میں الجھے ہوئے اور ہر بات میں شک پیدا کرنے والوں کے"۔

یہ نو (۹) عدد فتاوٰی ایسے زبردست علماء کے ہیں کہ اُن کے بعد اب تک ایران و عراق میں کوئی عالم اُن کے برابر کے علم کا حامل نہیں گذرا ہے۔اُن حضرات کی کثرت کا جناب محمد حسین النائینی رضی اللہ عنہ کو اپنا استاد لکھنا بتاتا ہے کہ اُن کا مقام کتنا بلند تھا۔اِن حضرات کے بعد اب ہم دو ایسے علماء کے فتاوٰی بھی لکھتے ہیں۔جنہوں نے حضرت علامہ رضی اللہ عنہ کے فتوے کی تصدیق تو کردی ہے لیکن چونکہ زمانہ ذراموڈرن ہو چکا تھا۔اور یہ حضرات بھی علامہ موصوف کے بعد اکیس سال میں ذراموڈرن ازم سے متاثر ہو چکے تھے۔لہٰذا کچھ تکلف کے بعد اور ہیر پھیر سے یوں فرمایا کہ:۔

(10)آقائي سيد محمود شاهرودي

''آنچه تحرير فرموده اند استاد علامه قدس تربته الزكيه كه عبارت ازجواب سوالات مندرجه دراين صفحه است حق و در نظر اين جانب پيوسته بتحقيق است و از خداوند مسئلت مينائيم كه ما و جميع مسلمانان را توفيقِ اقامه شعائر مذهب اماميه بدهد چنانچه اميد داريم كه جوانان ونونهالان شيعه وفقهم الله تعالى اين گونه شعائر دين را منزه بدارند از آلائش بمحرمات و منهيات شرعيه كه غالباً موجب زوال و اضمحلال آنست''

(10) آقائے سید محمود شاھرودی

اُستاد علامہ نے سوالات کے جواب میں جو عبارت اس صفحہ پر لکھی ہے۔ وہ میری نظر میں حق اور تحقیق پر منحصر ہے۔ اور میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو مذہب امامیہ کے شعائر کو قائم کرنے کی توفیق عطا کرے۔ چنانچہ میں امید کرتا ہوں شیعہ جوانوں اور بچوں سے کہ وہ دینی شعائر کو حرام اور ممنوع چیزوں کی ناپاکی سے پاک رکھیں جو غالباً شعائر کے زوال اور کمزوری کا سبب ہیں۔ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ہجری

(11)سيد محسن حكيم

''مسطورات اُستاد اعظم قدس سره در مُنتهاى درستى و متانت است و درغايتِ وضوح بلكه اوضح از آنستكه احتياج بنگاشتن فتوى ديگران شود گمان اين جانب دغدغه بعض دراين مواكب بواسطه آنست كه احياناً مقرون ببعضى از امور ناشائسته شده ومعلوم است كه برحسب صدفه و اتفاق بودنه از لوازم عزاء حسينى عليه السلام مامول بلكه متحتم و لازم كه اهتمام ورزيده شود مواكب حسينى آلوده بامور نالايق نه گردد و مواظبت كنند بر گريه و سوگوارى جميع متصديان باين چنين از شعائر دينى مقدسه و ماتوفيقى الا بالله'' دوم محرم الحرام ۱۳۶۷ هجرى

(11) سید محسن حکیم

استاد اعظم کی لکھی ہوئی سطریں انتہائی درستی اور متانت پر مبنی ہیں۔ اور اس سے کہیں زیادہ واضح تر ہیں کہ دوسروں کے فتاوٰی کی محتاج ہوں۔ میرا گمان یہ ہے کہ ماتمی دستوں کے متعلق جو یہ پریشان خیالی اور اعتراض وقوع میں آئے۔ یہ اس لئے ہیں کہ ان ماتمی دستوں میں کچھ نا شائستہ قسم کی حرکتیں موجود ہیں۔ اور یہ معلوم ہے کہ اتفاقیہ طور پر یہ غلط چیزیں ہوئی ہیں۔ نہ کہ اُن کو عزائے حسینؑ کے لوازمات سمجھ کر کیا گیا۔ چنانچہ تمام منتظمین پر لازم ہے کہ وہ ایسا انتظام و اہتمام بر سر کار لائیں جس سے نا مناسب کاموں سے ماتمی دستے آلودہ نہ ہوں۔ اور صرف رونا اور سوگ منانا ہی مدنظر رکھا جائے اور شعائر دینیہ کی تقدیس ملحوظ رہے۔ ۲ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ۔

یہ تصدیق مجبوراً اور مشکوک الفاظ میں کی گئی ہے۔

اِن دونوں حضرات کی یہ جرأت تو ناممکن تھی کہ یہ سرکار رضی اللہ عنہ اور مذکورہ نو (۹) علمائے کرام کے فتاوٰی میں کوئی عیب یا نقص قلم سے لکھتے۔ اس لئے اس طرح اُن کا سارا کاروبار تباہ ہو جاتا اور شیعانِ عراق و ایران اُن سے دستکش ہو جاتے۔

اور آمدنی کی ہر راہ بند ہوجاتی۔لہٰذا مجبوراً سرکار علامہ کو استاد اعظم بھی ماننا پڑا اور گول نیز محتاط الفاظ میں تصدیق بھی کرنا پڑی۔ہمیں ان دونوں بزرگواروں سے یہ شکوہ ہے، کہ جناب جب کہ آپ حضرت محمد حسین الغروی النائینی کو بزرگ ترین عالم مانتے ہیں۔اور آپ کو حقیقتاً مذکورہ رسومات عزاداری پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ سے زیادہ بزرگ نو (۹) علمائے شیعہ نے بلا چون وچرا آقائے نائینیؒ کی تصدیق بھی فرمادی ہے۔تو آپ نے وہ راہ کیوں نہ اختیار کی جو باقی نو (۹) علمائے کرام نے اختیار کی تھی؟ اور کیوں نہ اُن حضرات کی طرح یہ لکھ دیا کہ:۔

"فتوی مرحوم اعلی اللّٰہ مقامہ صحیح است"

" آنچہ نائینی در ایں ورقہ ذکر نمودہ اند صحیح است "وغیرہ

اگر آپ اس طرح تصدیق فرماتے تو کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہ رہتی۔اور تمام مومنین کا اطمینان ہوجاتا کہ جناب آقا نائینیؒ کے کسی لفظ سے آپ کو اختلاف نہیں ہے۔وہ کون سی حرام چیز رہ گئی تھی؟ جو رسوماتِ عزاداری کے سلسلہ میں حضرت علامہؒ نے بیان نہ کردی ہو؟ اور وہ کون سی نئی چیز آپ نے بیان کردی ہے۔جو عزاداری میں نہ ہونا چاہئے؟ جن چیزوں کو آپ پسند نہ کرتے تھے اور جو شریعت میں حرام ہیں اور آپ کے نزدیک عزاداری میں اُن کا موجود ہونا غلط ہے۔آپ نے کیوں نہ بیان کردیں؟ آپ کا بیان آپ کے الفاظ میں بھی یقینی نہیں ہے بلکہ آپ کا گمان ہے یعنی:۔

۔" گمان ایں جانب دغدغہ......"۔

آپ نے اس جملہ میں جو کچھ لکھا وہ اہل علم نے خوب سمجھا تھا۔اور اُسی زمانہ میں لاتعداد اعتراضات اور سوالات ہوئے تھے۔جن کے نتیجے میں آپ نے ہاتھ کے ماتم کو ضرر کی شرط سے حرام کردیا تھا۔بہرحال ہم آپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔اللہ عالم الغیوب آپ کو معاف فرمائے۔آمین

ہم ہر اُس شخص کو قدر و قیمت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔جو عزاداری حسین علیہ السلام میں تعاون کرتا ہو۔رہ گئے عزادارانِ حسینؑ اور سوگوارانِ زہراؑ۔اور شہدائے کربلا پر اپنا خون چھڑکنے والے۔ہم اور ہمارے ماں باپ اُن پر فدا ہوجائیں۔ہم اُن کے صدقہ میں نجات کے متمنی ہیں۔

والسلام

احسن۔

بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی

کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجۃ الاسلام سید نوبہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)

سگِ درِ بتول: سید علی قنبر زیدی • سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)
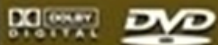
معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)